ER7 1AFEB03

اسے ون -3-2-2010

(Youth Parliament کا اجلاس مورخہ 3-2-2010 کو جناب سپیکر! کی زیر صدارت دو بج کر چالیس منٹ پر شروع ہوا)۔

(تلاوت کلام پاک)

جناب سپیکر! یوتھ پارلیمنٹ میں جو نئے ممبرز ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں تا کہ ان سے oath لیا جا سکے ۔ نئے ممبران جتنے بھی ہیں ۔

(چار نئے ممبران محترمہ فاطمہ سلیم خواجہ' محترمہ ماہ رخ عائشہ' جناب محمد عرفان اور سید ارسلان احمد نے حلف اٹھایا اور رجسٹر پر دستخط کئے)

جناب سپیکر ، اب کیبنٹ ممبرز (Youth Ministers) اپنا oath لیں گے ۔ سارے موجود ہیں؟۔ تمام کیبنٹ ممبرز سے میں گزارش کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں تا کہ ان سے oath لیا جا سکے ۔

(کیبنٹ منسٹرز (Youth Ministers) نے انگلش میں حلف اٹھایا)۔

جناب سپیکر ، اب ہم بزنس کی طرف بڑھتے ہیں ۔ آج سب سے پہلے کالنگ اٹینشن نوٹس ہے ۔ میں درخواست کروں گا مس عائشہ بلال بھٹی سے کہ وہ اسے پیش کریں ۔

Ms Ayseha Bilal Bhatti: I invite attention of honourable Youth Prime Minister to monitor child labour laws. We think that it is a State failure to protect Shazia Masih's interest because at her age she ought to be protected by the Child Labour Laws. The International community has taken initiative to respect the rights for the children. In 1999 a convention was adopted by United Nations for the elimination of the worstform of child labour. Here I would like to clarify that Pakistani is also the signatory of this convention and also member of United National Charter for the Child Rights in 1991. Child labour is increasing in the third World countries. As far as their salaries and working hours and their leave rights are concerned, all domesitc servants are unprotected by the child labour laws. The recent Shazia case is the example of this thing. Ms Noor will elaborate the details.

جناب سپیکر ، مس نور۔

محترمہ نور بخت گھمن

When we look at Pakistan. Pakistan is وہ آئل کا ایشو ہو جائے right on the flash light in all issues. Pakistan is in the lime light. terrorism کا ایشو ہو جائے ، کوئی ایشو ہو It means we cannot live in isolation.

When we talk about human rights. There are certain human

rights accusations.

اور وہ مختلف ایریاز ہیں

Then we have different conventions for different areas.

that shows اب کچھ ایریاز ہیں جو چند ہی ہیں جن کے لئے سپیشل کنونشن ہے

یہ وہ ایشو کتنا اہم ہے ۔مثال کے طور torture کے لئے ایک علیحدہ کنونشن ہے ۔

There is a separate convention that itself اسی طرح چائلڈ لیبر کے لئے

shows how important it is. Now when we talk about Pakistan.

Pakistan signed this convention on 20th September, 1990 and ratified it on 12th November, 1999. Now here I am using the word ratification. It means, its implications becomes more important for Pakistan because now Pakistan is under a treaty obligation. We have to implicate it. Since Pakistan is a common law country. It said Dulist State, it is not a Monest State. It means.

کہ اگر ہم کسی کنونشن کو ratify کرتے ہیں تو اسے ہم اپنے لاء کی

implementation کے لئے We have to translate it. پاکستان کو پہلے ہی

بہت سی had to face a certain damage پاکستان کی سب سے زیادہ

ایکسپورٹس گڈز میں آتی ہیں Carpet weaving اور پچھلے Quite a while

back کافی ملکوں نے بائیکاٹ کیا تھا because of child labour. اور اس سے

پاکستان کی اکانومی کو کافی نقصان بھی ہوا تھا ۔ It means we have to take

this thing. We have to take it as a important issue. ابھی حال ہی

میں شازیہ مسیح کا کیس ہوا ہے She was a domestic servant. Now

جب چائلڈ لیبر کی بات آتی ہے when we talk about domestic servant.

تو گھروں میں لوگوں نے They work in peoples' houses یہاں پہ بہت

سے سوال اٹھتے ہیں Many questions arise مثال کے طور پر ان کے گھر کا

کمانے والا صرف ایک بچہ ہے اور اگر وہ بھی نہیں کمائے گا تو What they

are going to eat. Even so if we do not domolish it because of the poverty in this country. What we can do is, it is a suggestion that we can regularise it. We can do it on the town level basis . What we can do is we can have a check and balance . We can see they do not have poor health conditions and they are adequately paid as well . We can have a check over that.

اس طرح کرنے سے کافی بہتر صورت حال ہو جائے گی کیونکہ اگر ہم دیکھیں کہ شازیہ مسیح کا جو کیس ہوا ہے اس کے اندر صرف ایک وجہ نہیں تھی ۔ اس کے اندر

اس کی poor health condition بھی تھی It was one of the elements.

اور آگے So may be if we do that, we can countersteps issues

آئندہ مستقبل میں پاکستان اس طرح کی پرابلمز نہ فیس کرے ۔ شکریہ ۔

Mr. Speaker: Now I can call on Mr. Agha Shakil.

جناب آغا شکیل احمد ، اسلام علیکم ۔ سب سے پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو شازیہ مسیح بچی کا کیس ہوا ہے یہ پورے ہمارے پاکستان کے لئے بہت افسوس ناک ہے اور میں یہ بھی کہتا چلوں کہ یہ صرف ایک کیس نہیں ہے بلکہ اس

طرح کے روز ہزاروں بچے child labour, child sexual abuse, physical abuse کے کیسز سے گزرتے ہیں ۔لیکن یہ ایک ایسا کیس تھا جو ایک بڑے شہر میں ہوا اور میڈیا نے بھی اس کو رپورٹ کیا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس طرح کے جو کیسز ہیں یہ آخرکار کیوں ہوتے ہیں اور کیا مسئلے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان گورنمنٹ اس چیز کی ذمہ دار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک چائلڈ پروٹیکس بل 2002، ہے وہ پانچ چھ سالوں سے نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کے چکر کھا رہا ہے ۔ کبھی نیشنل اسمبلی اس کو ریفر کر دیتی ہے کبھی سینیٹ اس کو ریفر کر دیتا ہے کہ اس میں امنڈمنٹس کی اور ضرورت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں قانون تو بنتے ہیں لیکن جو پرابلم ہے اس لاز کی implimentation کا ہے ۔ صحیح طریقے سے ان لاز کو implement نہیں کیا جاتا at the gross root level اور ان کو own بھی نہیں کیا جاتا۔ اب میں خود ایک ادارے میں کام کر رہا ہوں جہاں پر چائلڈ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے اور میں روز ہزاروں کیسز دیکھتا ہوں۔ پچھلے سال ہمارے پاس کوئی پچیس سو کیسز رپورٹ ہوئے child abuse کے ۔ اب میں یہ ساتھ ساتھ کہتا چلوں کہ پاکستان گورنمنٹ کو اور پاکستان کی سوسائٹی کو ایک تو ہمیں ان بچوں کو own کرنا پڑے گا ' ان کی respect کرنی پڑے گی اور ہمیں یہ کرنا چاہئے کہ جو لاز ہیں ان کو with true spirit implement کیا جائے۔ ایک تو سب سے بڑا مسئلہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کیسز اس طرح کے جو کریمینلز ہوتے ہیں جو بچوں کو child abuse کرتے ہیں جب وہ کورٹس میں آتے ہیں تو بڑی minor penalities ان کے لئے ہیں ۔ فرض کریں کہ ایک ہمارا لاء ہے کہ Children Employment جو 1829 ، میں بنا تھا اور اس میں چائلڈز کو جو employ کرتا ہے Child below the age of

18 years اس کی جو penality ہے وہ ہزار روپے ہے ۔ اب جب اس طرح کی
penalties ہوں گی تو اس abuse کو کوئی اگر پکڑا بھی جاتا ہے اس abuse
کو پریکٹس کرنے میں تو اس کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ دوسری سطح پر اگر
دیکھا جائے معاشرے کی سطح پر تو ہم بچے کو تو ویسے ہی اگنور کرتے ہیں ۔ ہم یہ
سمجھتے ہیں کہ بچہ ہماری ایک commodity ہے اور ہم اس کی اتھارٹی ہیں ۔ والدین
ہو گئے ، سوسائٹی ہو گئی ۔ ہم اس کو own ہی نہیں کرتے ۔ اس کی respect کو
own ہی نہیں کرتے ۔ ہمیں ایک تو سوسائٹی کے لیول پر ایک awareness arise
کرنی ہو گی ۔ ہم ادھر جو بیٹھے ہیں سارے پارلیمنٹیرینز ، اب میں کس کو نہیں کہتا
۔ لیکن ہم خود directly or indirectly کہیں نہ کہیں بچوں کے رائٹس کو
abuse کر رہے ہوتے ہیں ، اس کے rights exploit کر رہے ہوتے ہیں ۔
پہلے تو آج میں ان سب اپنے ساتھیوں کو اور پارلیمنٹیرینز سارے میرے ساتھی جو
ہیں As an activist of the child right میں ان کو درخواست کروں گا کہ
آپ کے گھروں کے اندر اگر کوئی بچہ ، اگر کوئی بچی employed as a
domestic servant ہے تو آپ اس کی فیور کریں اور اس کو کچھ اور سپورٹ کر
دیں ۔ لیکن اس کو گھر میں آپ اپنے امپلائی نہ کریں ۔ اپنے والدین کو realise
کرائیں ان کی awareness ان کو سمجھائیں کہ یہ بچے ہیں ، ان کے حقوق ہیں ،
ان کا ہمارے گھر میں کام کرنے کا مطلب نہیں ہے ، ان کی جو جگہ ہے وہ کسی
سکول میں اپنی کسی کلاس میں پڑھنا ہے ۔ اس کے بعد میں یہ کہتا چلوں کہ ہمیں یہ
درخواست کرنی پڑے گی یا یہ ڈیمانڈ کرنی چاہئے گورنمنٹ سے کہ جو کرنٹ لاز ہیں
جیسے جے جے ایس او ہے 2000 ، اس کا اب ایک لاء ہے جو ہمارے پاس اویل
ایبل ہے Junvinal Justice System کی شکل میں ، اب اس کی

implementation نہیں ہے ۔ اس میں یہ clearly کہا گیا ہے کہ بچوں کی
الگ کورٹس ہوں گی ۔ اگر کوئی ایسا کرائم ہوتا ہے اور کوئی بچہ کسی کرائم میں
involve ہے تو اس کی کورٹس الگ ہوں گی ' ان کے ججز الگ ہوں گے جو child
friendly courts ہوں گی ۔ اب وہاں پر آپ کے پاس لاء تو ہے ۔ لیکن اس کی
implementation ہمارے پاس نہیں ہے ۔ تو میں یہ درخواست کروں گا کہ ہم یہ
ڈیمانڈ کرتے ہیں گورنمنٹ آف پاکستان سے کہ ایک تو laws formulate کئے
جائیں دوسرا جو current laws آپ کے پاس اویل ایبل ہیں ان میں امنڈمنٹس
کی جائیں اور تیسرا جو آپ نے Child Protection Bill رکھا ہوا ہے اپنے پاس
سات آٹھ سال سے اس کو آپ مہربانی کر کے پاس کریں جس سے ہم بچوں کے
حقوق کو اس قانون کی Child Protection Bill کی سپورٹ کے ذریعے بچوں
کے حقوق کو ensure کر سکیں ۔ بہت شکریہ ۔

جناب سپیکر۔ جناب عمر رضا صاحب ۔

جناب عمر رضا ، السلام علیکم ۔ As this calling attention notice
has been given that we must monitor the Child Labour Laws.

First of all I would like کہ میں تھوڑے سے فیکٹس اینڈ فگرز آپ کے
سامنے پیش کر دوں اور پھر میں آپ کے سامنے بات بھی کروں گا کہ اس کو
کس طرح مانیٹر کر سکتے ہیں یا کیا ہمیں کرنا چاہئے ۔ بنیادی طور پر سب سے پہلے
minimum age convention پاس کی تھی International Labour
Organization نے 1973 میں According to that they set a range of
14 to 16 years کہ اس سے نیچے جتنے بھی لوگ جو چائلڈ ہیں وہ کام کریں گے
تو That will be called as a child labour اور جو لوگ زبردستی ان کے

خلاف کسی قسم کا کوئی ایکشن لیں گے تو ان خلاف آپ ایکشن کر سکتے ہیں اور

Pakistan ratified to this minimum child age convention in July 6,

کہ مطلب ہے کہ 2006 and set the minimum age limit to 14 years.

That would be considered کوئی بھی ایسا بچہ جو کہ چودہ سال سے نیچے ہے

اور کچھ نے as a child labour. International Labour Organization

They also defined that what is Child labour. They - کام بھی کئے

defined child labour in different form like when a child is working during early age that is called is a child labour. If he over works or gives over time to labour. This is also child labour. He works due to phychological , social and materlistic p ressure or he becomes ready to labour on a very low wage.

چائلڈ لیبر کی کچھ These are a few definitions of the child labour.

پرابلمز ہیں کہ کیوں چائلڈ لیبر بہت زیادہ پروموٹ ہوتی ہے خاص طور پر ایشیا کے

one tenth ملکوں میں ' ایشیا کے ملکوں میں جتنی بھی ٹوٹل لیبر ہے ان میں سے

as a وہ بچے ہیں جو کہ کام کر رہے ہیں portion that is of children.

according to the Federal Bureau of Statistics there are اور child

40 million people between the age of 5 and 14 and out of this 40 million people in Pakistan 3.8 million people are working as a child labour. And out of this 50 per cent are in the age limit of 5 to 9 years old. You can imagine.

They are subjected to child کہ مطلب ہے کتنے چھوٹے بچے جو ہیں

As such poverty, lack of - ان کی کچھ بیسک پرابلمز ہیں labour.

opportunities, high rate of population growth,

unemployment, uneven distribution of wealth and

اب resources and out-dated social customs and norms.

میں ان سب کو تھوڑا سا elaborate کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے میں
poverty کو لیتا ہوں ۔ چائلڈ لیبر پاکستان میں کیوں ہے ۔ کبھی کسی
نے اس کی طرف سوچنے کی کوشش کی ہے The basic reason is
کہ جو لوگ جن کے گھروں کے resources اتنے نہیں ہیں کہ وہ اپنے
بچوں کو پڑھا سکیں اور وہاں ان کے والدین ان کے ایکسپنڈیچرز بلکہ even
ان کے خود کے expenditures اٹھا سکیں ۔ ایسے والدین نہ تو اپنے بچوں
کے ایکسپنڈیچرز کو bare کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ایکسپنڈیچرز کو bare
کر سکتے ہیں ۔وہ اپنے بچوں کو خیرات سمجھ کر ان کو چائلڈ لیبر پر لگا دیتے
ہیں ۔ دوسری بات ہے lack of opportunities بہت سے لوگ ایسے
بھی ہیں جن resources obviously بہت زیادہ کم ہیں اور They

are living such areas where there are no resources at all.

وہ چاہتے تو ہیں کہ ان کے بچے پڑھیں ۔ لیکن اچھے سکول نہیں ہیں۔ وہ
چاہتے ہیں کہ ان کی بیٹیاں پڑھیں خاص طور پر یہ پرابلم دیہاتوں میں
ہے ۔ میں خانیوال میں رہتا تھا اور وہاں پر میں دیکھتا ہوتا تھا کہ Grils
used to come from 18 K.Ms. distance کیونکہ ان کے دیہات
میں کوئی سکول نہیں ہے ۔ اگر ہے تو وہ ایک صرف ایک گھوسٹ سکول
ہے ۔ پیپرز میں ' کاغذات میں ہے لیکن There is no

اور ایسے سکولز کی وجہ سے بہت سارے implementation of that

کہ ان کے بچے اتنی دور نہ جائیں اور پھر parents or they preferred

ایک ایسی atmosphere create ہو جاتی ہے کہ لوگ خود بخود ان کی

motivation dies out automatically plus high rate of

populationgrowth خاص دیہاتوں میں popultiong growth

بہت زیادہ ہے In urban areas there is population growth

as well اور جتنے بھی والدین ہیں وہ ہر بچے پر equally focus نہیں

کر سکتے جس کی وجہ سے ان کے بچوں کو کچھ کو پڑھا نہیں سکتے ہیں ۔ اگر

نہیں پڑھا سکتے تو جتنے زیادہ بچے ہوں گے ان کو اتنے زیادہ ریسورسز چاہیں

کیونکہ ریسیورسز نہیں ہیں They put them in a category child

labour. Unemployment is also a reason کیونکہ اگر ان کے

parents employed نہیں ہیں تو ظاہر ہے انہوں نے اپنے گھر کا

کام تو کہیں سے چلانا ہے ۔ تو وہ اپنے بچوں کو چھوٹے موٹے کاموں پر

لگا دیتے ہیں ۔ Uneven distribution of wealth and resources.

T his is also a very valid point. آپ دیکھیں پاکستان میں

There is a very little portion which is called middle

l class. اگر آپ statistics کو observe کریں تو بہت زیادہ پورشن

جو ہے That lies in either upper class or the lower class

اور plus out-dated social customs and norms.

Last year I went to Karachi.

اور وہاں پر ایک ایریا میں مجھے صحیح اس کا نام یاد نہیں ہے کوئی حیدری ہے مچھلی

پکڑنے والے وہاں پر عام طور پر رہتے ہیں ۔ تو وہاں پر کیا scenerio تھا

Actually I went there for a اور I met to those people

survey. کہ وہ لوگ وہاں کے بچے کیوں نہیں پڑھتے ہیں اور ان کے

پاس ریسورسز کیوں نہیں ہیں۔ انہوں نے کیا بتایا کہ

Basically there are social customs norms. Let say

اگر میں ایک اچھے شہر میں رہتا ہوں اورمیرے ساتھ والے گھر میں بھی ایک لڑکا

پڑھتا ہے اور ادھر لڑکی بھی پڑھتی ہے تو I will be motivated

myself کہ میں نے بھی پڑھنا ہے ۔ لیکن میرے parents

motivate ہوں گے کہ باقی لوگ competition میں جا رہے ہیں تو

مجھے بھی اسے پڑھانا ہے ۔ کچھ ایسی جگہیں ہیں جہاں پر

There is no competition as such اور وہاں پر ایک ایسے norms

and traditions set ہو گئے ہیں کہ وہاں پر لوگ They do not

prefer to go to school اور وہاں پر اگر ساتھ والے کا بچہ بھی کام

کر رہا ہے تو میں بھی کہوں گا میں بھی کام کرتا ہوں اور مجھے پڑھائی

سے بالکل انٹریسٹ نہیں ہوگا۔ تو These are the basic reasons

that how child labour is promoting in Pakistan اور اگر ہم

چاہتے ہیں کہ اس چائلڈ لیبر کو اگر ہم نے ٹارگٹ کرنا ہے تو We

have to focus all these points one by one. ایک پوائنٹ کہ

مطلب کس طرح اس کو ٹارگٹ کرنا ہے اور چائلڈ لیبر کو کس طرح

eliminate کرنا ہے اس کے بارے میں I have a very good

point آپ کو شائد پتہ ہو گا کہ گورنمنٹ نے ایک سکیم initiate کی تھی

مارنہیں پیار کے نام سے کیونکہ گورنمنٹ سکولوں میں جتنے بھی ٹیچرز ہوتے ہیں وہ اساتذہ بہت زیادہ بچوں کو مارتے ہیں اور as such کوئی مانیٹرنگ سکیم نہیں تھی ۔ تو They took this initiative. They placed sign boards in front of every school اور وہاں پہ ان کا پورا ایڈریس to make a complaint as well as phone number wad given.

جناب سپیکر، آنریبل ممبرتھوڑا سا اختصار سے کام لیں ۔

جناب عمر رضا ، اگر کوئی بھی استاد اپنے سٹوڈنٹس کو مارتا ہے تو مطلب ہے کہ They had the full authority تاکہ وہ جا کر اس کی شکایت کر سکے۔ تو اس سے کیا ہوا کہ The result was drastic. استادوں نے بچوں کو تو ٹئی مارنا ہی بند کر دیا تھا ۔ تو There must be some scheme as well over here. تاکہ ہم جتنے بھی چائلڈ لیبرز ہیں ہم کو ہر جگہ پر awareness create کرنی چاہئے اورہمیں ایک پوری کمیٹی بنانی چاہئے کہ جس کا کام ہو کہ وہ ایسی کمپلینٹس اور ایسی فون کالز کو ڈیل کرے ۔ فون کالز اورکمپلینٹس کرنے کے لئے ہر جگہ awareness create کرنی چاہئے اور لوگوں کو جتانا چاہئے کہ اگر آپ کہیں ایک بچے کو دیکھیں جوکہ ایک کام کر رہا ہے یا ایک بچہ اگر خود کام کر رہا ہے تو اس کو پوری اتھارٹی دینی چاہئے تاکہ ان کے خلاف کمپلینٹس کی جائیں تاکہ وہ کمیٹی اس کے خلاف ایک appropriate action لے ۔ plus میں نے ایک بات کی تھی جب سب سے پہلے کہ بچے زیادہ تر کام اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے والدین کے پاس ریسورسز نہیں ہیں ۔ اگر ہم چاہتے کہ چائلڈ لیبر کو ختم کرنا ہے تو ہمیں ان بچوں کو ایسے نہیں ہو سکتا کہ ہم strict laws لگا دیں کہ چائلڈ لیبر آج

سے ختم ہو گئی اور کوئی نہیں کر سکتا اور جو کرے گا اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے ۔ ہمیں اس کے لئے ایک پلان بنانا پڑے گا ۔ آپ نے زندگی ٹرسٹ کے بارے میں شائد سنا ہو گا کہ وہ ایسے کرتے ہیں کہ ایسے جتنے بچے جو کہ اس لئے کام کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے گھر کے ریسورسز اتنے نہیں ہوتے ہیں ۔ تو وہ انہیں سکولز میں لاتے ہیں انہیں ایجوکیشن دیتے ہیں اور ساتھ والدین انہیں پیسے بھی دیتے ہیں تاکہ وہ پیسے جو کہ انہوں نے کام کر کے کمانے ہوتے ہیں وہ اب پڑھ کے کما رہے ہوتے ہیں ۔ تو ساتھ ساتھ اپنے گھر کو بھی سپورٹ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ وہ کام بھی نہیں کر رہے ۔ تو

There must be some systems like this.

جناب سپیکر ، بہت بہت شکریہ آنریبل ممبر ۔ ایک بات میں آپ کو جتانا چاہوں کہ جو کالنگ اٹینشن نوٹس ہوتا ہے اس میں آپ سوال کر سکتے ہیں اپنی رائے دے سکتے ہیں مختصراً لیکن بحث نہیں کر سکتے ۔ لہذا آگے جو آنریبل ممبرز ہیں وہ اس نقطے کو اپنے ذہن میں رکھیں ۔اب میں درخواست کروں گا سید ارسلان احمد سے ۔

سید ارسلان احمد ، السلام علیکم ۔ میں یہاں پہ صرف سجیشنز ہی دوں گا اور میرا سجیشن یہ ہے کہ منسٹری آف لاء جو law making کرتی ہے کہ implementation اس لاء Human Rights کا یا چائلڈ لیبر کا یہ implement کرنا بہت مشکل ہے unless and until آپ ان چائلڈز کو جن کے لئے آپ یہ لاء بنا رہے ہیں ان کو کچھ اس طرح incentives دئے جائیں جس سے وہ کچھ motivate ہو سکیں ۔ بہت سی میجارٹی جو ہے بچوں کی وہ وہ بچے ہیں جن کے گھر میں کوئی کمانے والا نہیں ہوتا ہے یا ان کے جو والدین ہوتے ہیں وہ disable

ہوتے ہیں اور کسی وجہ سے وہ کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ان کو مجبوراً کسی گھر میں یا کسی گیرج میں جہاں پہ بھی ان کو opportunity ملتی ہے وہ وہاں کام کرنے چلے جاتے ہیں ۔ تو جو لاء بنا رہے ہیں ان کو کم از کم یہ لاء بھی ڈالنا چاہئے کہ ایسے بچوں کی پرسنلی کوئی ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان گھروں جائے اور چیک کرے کہ آیا وہاں پر واقعی بچے genuinely کسی reason کی وجہ سے کما رہے ہیں یا بس وہ صرف ایک ایکسٹرا انکم یا ان کے ماں باپ بالکل ٹھیک ہیں اور اپنے آرام کے لئے اپنے بچوں کو اس طرح قربان کر رہے ہیں۔ تو کمیٹی بنائی جو ہر گھر میں جا کر چیک کرے وہاں پر دیکھے کہ اگر ایسا ہے کہ وہ legally ان کے والدین ہیں اور ان کے elders جو بھی ان کے بڑے بھائی ہیں یا ایک جو above age جو given ہے اس سے ہیں ۔ تو پھر ان بچوں کو تحفظ دینا چاہئے اور ان کے گھر والوں کے خلاف ایکشن بھی لے سکتے ہیں یا ان کو سمجھ سکتے ہیں وہ جو بھی منسٹری اس کے بارے میں فیصلہ کرے ۔ اگر وہاں پہ جس گھر میں ایسا نہیں ہے صرف بچے ہی ہیں اور ان کے ماں باپ معذور ہیں یا کسی وجوہات کی وجہ سے وہ نہیں کام کر سکتے ہیں تو at least کچھ اماؤنٹ دینا چاہئے اس گھر کو تاکہ وہ اپنے بچوں کو forcefully کسی بھی کام پہ نہ لگا سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ اب میں آنریبل پرائم منسٹر سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر سٹیٹمنٹ دیں ۔

جناب پرائم منسٹر (رانا عمار فاروق) ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ معزز اراکین نے بہت اہم امور اور مسائل کو اجاگر کیا ہے ۔ جن کی روشنی میں چار اصلاحاتی تجاویز پیش کرنا چاہوں گا ۔ اولاً تو جیسے مس گھمن نے فرمایا کہ پاکستانی لیگل سسٹم جو ہے اس کو indirect implemention کہتے ہیں جب آپ بین الاقوامی سطح پر

کوئی چارٹر یا کوئی کنونشن سائن کرتے ہیں تو اس کا براہ راست اطلاق پاکستان پر نہیں ہوتا ۔ جب تک کہ پاکستانی حکومت اور پارلیمان اس پر قانون سازی کر کے اس کو اپنے قانونی نظام کا حصہ ایک بل اور ایکٹ کی صورت میں نہ بنا لے ۔ تو یہاں تو بہت سخت اہمیت ہوئی کہ ایسے لاز کو بنایا جائے اور پاس کیا جائے ۔ 2002ء سے چائلڈ پروٹیکشن بل جیسے ذکر ہوا وہ بھی گھومتا پھر رہا ہے اور وہ ابھی تک نہیں آ سکا پانچ چھ سال ہونے کو ہیں۔ اس میں سپیکر صاحب آپ کو گزارش کروں گا اگر آپ بہتر سمجھیں کہ اس میٹر کو آپ ہیومین رائٹس کمیٹی اور لاء کمیٹی کے حوالے کر دیجئے اور ان سے کہا جائے کہ وہ اپنی سفارشات بھیجیں کہ لاء کس طرح کا ہونا چاہئے اور قانون میں کون کون سے ایریاز کور ہونے چاہییں ۔اس کے علاوہ جو امور اجاگر کئے گئے ان میں سے تین اہم ایشوز ہیں جن کے بغیر میرے خیال میں لیبر لاز کی ریگولیشن اور امپلیمنٹیشن پاکستان میں ممکن نہیں ہے ۔سب سے پہلا جو ہے سرفہرست وہ یہ ہے کہ چائلڈ لیبر کا جو origin ہے جو اس کی وجہ ہے بنیادی وہ ہے کہ غربت ہے ' افلاس ہے گھر میں روٹی کمانے والا کوئی نہیں ہے ' کمانے والے ہاتھ کم ہیں کھانے والے منہ زیادہ ہیں تو بچوں کو کام پر لگا دیا جاتا ہے ۔ اس کا سب سے بڑا consequence پہلا تو یہ ہوتا ہے کہ آپ کی جو goal ہے eventually ہم سب کی خواہش ہے کہ پاکستان میں یونیورسل ایجوکیشن قائم ہو ۔ جب تک یہ چائلڈ لیبر سے بچوں کو نہیں ہٹایا جائے گا تو یونیورسل ایجوکیشن ہم حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس لئے پہلے تو یہ realize کرنا ضروری ہے کہ آپ کی ایجوکیشن پالیسی کے اندر چائلڈ لیبر لاء کو بہت اہم حیثیت حاصل ہونی چاہئے ۔ اگر بچے سکولوں تک آپ نہیں پہنچا سکتے تو آپ کی ایجوکیشن پالیسی کسی کام کی نہیں ہے ۔ دوئم ' کوئی ایسے والدین نہیں ہوں گے جو چاہیں گے کہ ان کے بچے

باہر دھوپ میں جا کر کٹر مزدوری کریں اور وہ سکول میں جاکے تعلیم حاصل نہ کر سکیں اور وہ اپنی شخصیت کو نہ سنوار سکیں ۔ پاکستان میں ہمیں چاہئے ایک سوشل سیکورٹی میکانزم اور ایک امپلائمنٹ سکیم جو یہ انشور کرائے کہ وہ مجبور والدین کو اپنے بچوں کو لیبر کی طرف لگاتے ہیں مزدوری کی طرف لگاتے ہیں ان کو ہم بہتر employment incentives دیں ۔اس کے اندر تین فیچرز ہوں گے ۔ پہلا فیچر ہے employment offices کا قیام ۔ یہ میں ریکویسٹ کروں گا منسٹر آف پلاننگ افسرز سے کہ اس کے اندر دیکھا جائے کہ employment offices دنیا کے بیشتر ترقیاتی ممالک میں قائم ہیں ۔ یو کے میں ' سویڈن میں اس کی بہترین مثالیں ہیں ۔ جہاں آپ اپنا نام رجسٹرڈ کراتے ہیں دفتر ہیں اور وہ آپ کی مدد کرتے ہیں اور آپ کے ہنر کے مطابق آپ کو نوکری ڈھونڈ کر دیتے ہیں ۔ اگر آپ کے پاس کوئی خاص ہنر نہیں ہے تو وہ آپ کی ٹریننگ کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں آپ کو پھر کہیں لگوا دیتے ہیں اور تین چار مہینے ان کی کوششوں کے ساتھ اگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو وہ پھر آپ کو کوئی employment salary دیتے ہیں جو social security benefit کے طور پر ہوتا ہے اور آپ نے بار بار رپورٹ کرنا ہوتا ہے انہیں کہ میں کس طرح سے امپلائمنٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن حاصل نہیں ہو رہی ۔دوسری چیز ' پچھلی پنجاب گورنمنٹ نے یہ سکیم شروع کی تھی کہ بچوں کو ٹیکسٹ بک یونیفارم بستے دینے کے بعد ان کو تھوڑا سا ایک وظیفہ بھی دیا جاتا تھا کہ گھر میں ان کو انکم سپورٹ بھی ہو ۔ یہ بھی بہت اچھا آئیڈیا ہے ۔ ویسے ریاست کا کام بنتا ہے کہ ریاست کے عوام میں جو بچے ہیں ان کا خیال رکھنا ان کے والدین سے پہلے یہ ریاست کا کام بھی ہے ۔اگر ریاست میں ایسی سکیمز سٹارٹ کی جائیں اور پھر میں منسٹر سے درخواست کروں گا کہ اس کے اندر

دیکھیں کہ جہاں پندرہ سال تک کی عمر کے بچوں کی جو بنیادی ضروریات ہیں ان کو ریاست اپنے خرچے پر پورا کرے ۔ لیکن بات پھر یہی ہے کہ اگر صرف بچوں کے حقوق کے لئے کام کریں گے ان کے والدین کی سوشل سیکیورٹی اور امپلائمنٹ کے بغیر تو یہ چل نہیں سکتا ۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ہوں گی تو تبھی ان کا اثر ایک دوسرے کے اوپر آئے گا ۔ تیسری بات کا تعلق وہ میں relate کرنا چاہوں گا جو بچی شازیہ جس کا قتل ہوا ۔ جناب آپ دیکھئے کہ یہاں کہا گیا کہ قانون ہم نے بنا دیا ۔ آج سے سال بعد قانون لاگو ہو گیا ہے ۔ سارا یہ ایڈ کا سسٹم بھی شروع ہو گیا ہے ۔ اب اس کی کوئی وائیلیشن کرتا ہے ۔ انہوں نے ذکر کیا کہ 1829ء کا Child Employment Act ہے جس میں ہزار روپے کا فائن ہے ۔ اب ہونا کیا چاہئے ۔ آپ ایک قانون بنا دیتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ اس میں چودہ سال کی سزا ہے ۔ آپ کے خیال میں آٹھ سال کا بچہ جو چائلڈ لیبر میں ہے یا اس کے وہ والدین جو اتنے غریب ہیں جو اس کو چائلڈ لیبر میں سائیکل کی دکان پر چھوڑ کے گئے ہیں۔ کیا وہ یہ حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کو وہاں سے وہ اٹھا کر ہائی کورٹ میں لے جائیں گے اور وہاں وہ ایف آئی آرز کٹوائیں گے اور وہ پولیس کو پیسے دیں گے وہ وکیلوں کو پیسے دیں گے ۔ اس کے لئے میں رکمینڈ کروں گا کہ جب یہ سفارشات پر غور کرے کمیٹی تو اس کے ساتھ اس بات کو بھی دیکھے کہ Access to justice اگر آپ نے ensure کرانا ہے کہ انصاف سب کو ملے تو اس کے لئے ایک لیگل ایڈ کا میکانزم ہونا ملک میں بہت ضروری ہے ۔ لیگل ایڈ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو قانون کی فیسلٹیز ایڈووکیٹس ، وکلاء تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے ، عدالتوں میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے ان کو State Attorney appoint کر دے ۔ ان کو پولیس اور ہر لیول پر ان بچوں کو یہ انسیٹو دیا جائے اور وہاں ایک ڈیپارٹمنٹ قائم

کیا جائے Access of Justice کے نام سے جو ان کی طرف سے مقدمہ دائر کرے اس کی کارروائی کو follow on کرے اور غیر ضروری طور پر ان بچوں کو مقدمات میں نہ الجھایا جائے ۔ جب ایکشن لیا جائے تو ان لوگوں کے خلاف لیا جائے جو child labour employ کریں نہ ان بچوں کو خود اس میں گھسیٹا جائے ان کی زندگی کے لئے اور سے مجھے یاد آیا کہ ایک دو سال پہلے میں اڈیالہ جیل ٹور پر کیا Human Rights Watch کے ساتھ اور وہاں جا کر پہلے تو یہ پتہ لگا کہ اڈیالہ جیل تقریباً اپنی کیپیسٹی سے تین سو چار سو فیصد اوپر قیدیوں کو بند کئے ہوئے ہے ۔ دوسری بات میرے لئے حیران کن یہ تھی کہ وہاں بچوں کی تعداد دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی اور ایک تو ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور دوسرا یہ کہ جو خاص طور پر بچوں کے علیحدہ سیل ہوتے ہیں وہ بھر چکے تھے اور جہاں چار بچے رکھنے تھے وہاں چودہ بچے تھے اور اس کے بعد ان میں سے جو زیادہ عمر کے بچے تھے مگر قانوناً بچے تھے ۔ ان کو elders کے ساتھ ، مردوں کے ساتھ جیل میں رکھا ہوا تھا جہاں ان ساتھ جیل میں بھی ہزارقسم کی زیادتیاں ہوتی تھیں اور خدا جانے جس کا وہ اظہار بھی نہیں کر سکتے ۔دوسرا ان میں سے میجارٹی بچے ایسے تھے جو سب bailable offences پہ جیل میں تھے ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کے گھر والا کوئی کل آ کر ان کی ضمانت کروا دے تو وہ ایسے کیسز میں رہا ہو سکتے تھے ۔ اب یہاں پھر یہی بات آتی ہے کہ اگر اس ملک میں لیگل ایڈ اور Access to justice نہیں ہے اور ریاست کی طرف سے لیگل سپورٹ نہیں مل رہی تو اس طرح کے بچے بلاوجہ جب تک وہ قانونی کارروائی میں چلتے رہتے ہیں تو نو اور دس سال تک جیلوں میں پڑے رہتے ہیں ۔ تو یہ چار رکمینڈیشنز میں نے آپ کو پیش کی ہیں ۔ Similarly ان دونوں میٹرز کو آپ کمیٹی کی جانب بھیجیں ۔ دوسرا میں منسٹر سے درخواست کروں گا کہ

چائلڈ لیبر اور ایجوکیشن پر نظرثانی کریں اور یہ employment اور social security benefit اور لیگل ایڈ کا تجزیہ کریں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، اس مسئلے کو قانون سازی کے لئے متعلقہ کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے اور یہ کمیٹی Human Rights and Law ہے ۔اب اس کے بعد جو ایجنڈا ہے آرڈر آف دی ڈے میں وہ ہے Resolution by Mr. Imtiaz Ali Khuro. I will request him to move the Resolution.

جناب امتیاز علی کھوڑو ، میں ریزولیوشن کے جو دو variable ہیں میں ان کو پہلے ڈیفائن کروں گا کہ یہ جو پاکستان میں social structure ہے اور جو پولیٹیکل سٹرکچر ہے کیا یہ دونوں competable ہیں یا ایک دوسرے کو سپورٹ کرتے ہیں کہ نہیں ۔ پہلے میں اپنے سوشل سسٹم کو ڈیفائن کروں گا کہ ہمارا سوشل سسٹم اس ماڈرن ورلڈ میں کیسا ہو گا ۔ ہمارا سوشل سسٹم ایک فیوڈل سسٹم ہے ، ٹرائبل سسٹم ہے ۔ یہ medieval period میں eixst کرتا تھا اور اس وقت جناب سپیکر ! جو سسٹم چل رہا ہے یہ ماڈرن سسٹم ہے اور ہم نے پولیٹیکل سسٹم جو اڈاپٹ کیا ہوا ہے وہ ماڈرن ڈیموکریٹک سسٹم ہے ۔اب ہمارا دیکھنے پولیٹیکل سسٹم کیا ہے اور سوشل سسٹم کیا ہے ۔پھر ہم ان دونوں کو دیکھیں کہ یہ پاکستان میں کس طرح کام کر رہے ہیں ۔ اب ہم دیکھیں کہ ہم blame کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ڈیموکریٹک سسٹم کامیاب نہیں ہو رہا اور وجوہات تلاش کرتے ہیں کہ What are the failures and its causes in the democratic system of Pakistan. تو ہم نے اپنی سوسائٹی کو اپ ڈیٹ نہیں کیا ۔ ہم نے پولیٹیکل سٹرکچر تو اپنا لیا ویسٹرن کا ماڈرن سسٹم ، لیکن ہم نے اپنی سوسائٹی کو اس سسٹم کے تحت نہیں لیا ۔جس کی وجہ سے بار بار ڈیموکریسی اپنے راستے سے گر رہی ہے

اور اسے بار بار ہم بیک اپ کر رہے ہیں ۔جب تک ہم اپنے سوشل سسٹم کو اپ ڈیٹ نہیں کریں گے یہ ڈیموکریسی اپنے راستے پہ نہیں چلے گی اور یہ پولیٹیکل سسٹم کامیاب نہیں ہو گا ۔میں آپ کو بتا دوں کہ پاکستان میں جو فیوڈل سسٹم ہے یہ کب سے پریکٹس ہوتا آ رہا ہے ۔ یہ Medieval period میں مغل سے اور اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد پھر انگریزوں نے بھی فیوڈل سسٹم کو مضبوط کیا ۔ ان کی وجہ یہی ہوتی تھی کہ فیوڈل کے ذریعے وہ اپنی آرمی کی پوزیشن کو مضبوط کرتے تھے اور ایک Centralise system through fedual laws کے وہ اپنا maintain رکھتے تھے اور یہ جو colonial powers ہوتی ہیں ان کا مقصد یہی ہوتا ہے exploitation of resources جتنا سے جتنا زیادہ ہو سکے وہ exploit resources کرتے ہیں ۔ اس کے بعد جب پاکستان بن گیا تو ہم نے ماڈرن ڈیموکریٹ سسٹم اپنا لیا پر اپنی سوسائٹی کو اپ ڈیٹ نہیں کیا ۔جس کی وجہ سے بار بار وہی سسٹم وہی جو فیوڈل لارڈز ہیں وہی پارلیمنٹ میں آ رہے ہیں اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کئے جا رہے ہیں ۔ جس کی وجہ سے نہ تو کوئی مڈل کلاس مضبوط ہو رہی ہے اور نہ لوئر کلاس اوپر آ رہی ہے اور اگر ہم اپنی سوسائٹی کو ویسٹرن سوسائٹی سے compare کریں تو انہوں جیسے ہی سسٹم اڈاپٹ کیا تو وہ آہستہ آہستہ اپنے سوشل سسٹم کو بھی اپ ڈیٹ کرتے گئے ۔انہوں نے فیوڈل سسٹم French Revolution کے بعد بالکل ختم کر دیا ۔ انڈیا نے کافی حد تک ختم کر لیا ہے ۔ بنگلہ دیش میں فیوڈل سسٹم 1970s میں ختم کیا گیا ۔ لیکن ہم نے ابھی تک اس کو ختم نہیں کیا اور ہم اوپر سے زیادہ اسے مضبوط کئے جا رہے ہیں ۔ سینٹرل گورنمنٹ ہماری جو ہے وہ سول ملٹری بیوروکریٹ جو ریٹائر ہوتے ہیں انہیں ایک پورا علاقہ دے کے وہاں پہ سیٹل کرتی ہے ۔تو مطلب یہ ہے کہ وہ فیوڈل سسٹم کو

مضبوط کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ اسے ختم کریں ۔ میں یہاں پہ تھوڑا سا ڈیفائن کروں گا کہ پاکستان کی گزری ہسٹری میں دو مرتبہ attempt کی گئی اس فیوڈل سسٹم کو ختم کرنے میں اور 1959ء میں ایوب regime اس پہ اپنی پالیسی لائی اور فیوڈل سسٹم کو ختم کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن وہ ناکام ہو گیا ۔ اس نے جو فارمولا رکھا تھا یا کرائیٹیریا رکھا تھا وہ 500 irrigated land اور 1000 unirrigated land ایک بندہ رکھ سکتا ہے ۔ یہ تو وہی فیوڈل سسٹم ہے ۔ یہ ختم کہاں کر رہے ہیں ۔ اتنی بڑی زمین اور اتنا بڑا علاقہ ایک بندے کو حق دیا گیا کہ وہ اتنا رکھ سکتا ہے ۔ تو پھر یہ فیوڈل سسٹم ہم نے کہاں ختم کیا ۔ یہ تو ایک کوشش پوری کی پوری ناکام گئی ۔ اس کے بعد 1972 میں بھٹو نے کوشش کی کہ فیوڈل سسٹم کو ختم کیا جائے ۔ حالانکہ بھٹو صاحب خود بھی فیوڈل لارڈ تھے ۔ لیکن انہوں نے ایک sentence کہا تھا کہ We are against the ignorant and tyrannical land lords وہ خود تو بہت ایجوکیٹڈ اور لینڈ لارڈ بھی تھے پر وہ اس سسٹم کے بالکل خلاف تھے ۔ لیکن اس کی پالیسیز امپلیمنٹ کیوں نہیں ہو سکیں ۔ کیونکہ اس کی کابینہ میں یا اس کو پارٹی میں تھے وہ سارے کے سارے فیوڈل لارڈ تھے اور اس نے اپنے پارٹی والوں کو یا جو main stream جو اس کی politics میں ہوتی تھی ان پہ اتنا فوکس نہیں کیا کہ وہ بھی اور صرف اس نے اپنے opponents کی زمینیں غریبوں کو الاٹ کیں ۔ باقی اپنی پارٹی کے ممبران کی کوئی زمین کم ہی اس لینڈ ریفارمز کے تحت بانٹی گئی ۔ تو یہ دنوں سسٹم تو ناکام ہو گئے ۔ اس کے بعد چالیس سال ہو گئے ہیں اور ہم نے کوئی کوشش نہیں کی کہ اس فیوڈل سسٹم کو ختم کر کے اپنی سوسائٹی کو ماڈرن کریں اور اپنے مسائل کو ہم ختم کر سکیں ۔ میں آپ کو اور بات بتاتا چلوں کہ ڈیموکریسی اور فیوڈل سسٹم ایک

دوسرے کے بالکل opposit ہیں ۔یا تو ہم ڈیموکریسی کو پیچھے لے کر جائیں اور ہم monarchy لے آئیں یا پھر ہم فیوڈل سسٹم ختم کر کے بالکل ماڈرن سسٹم اپنائیں ۔ تو یہ سوشل سٹرکچر ہمیں تبدیل کرنا ہو گا اور اگر ہم چاہ رہے ہیں کہ ہم ویسٹرن سوسائٹی کے ساتھ مل کر چلیں اور اس دنیا کے ساتھ قدم ملا کے چلیں تو ہمیں ایک ٹرانسپیرنٹ سسٹم اور ایک کمپیٹنٹ سسٹم لانا ہو گا جو ایک دوسرے کو سپورٹ کرے ۔ اور فیوڈل لارڈز کیا کرتے ہیں ۔وہ positive political development کے بالکل change ہوتے ہیں ۔ وہ جو پازیٹو ڈیموکریٹ کلچر پاکستان نے کبھی بنانے کی کوشش کی ہے تو وہ اس کے خلاف جاتے ہیں ۔ یہ inword conservative ہوتے ہیں اور out word modern ہوتے ہیں ۔ اپنے اندر سے political change کو پیچھے لے کر جاتے ہیں اور اوپر سے دکھاتے ہیں کہ ہم ماڈرن ہیں ۔تو یہ ہم نے اب بیوقوف نہیں بننا اب ان کی باتوں میں اور ہم نے اس سسٹم کو بالکل ختم کرنا ہے اور میں سجیشن دوں گا کہ کس طرح یہ سسٹم ختم کیا جائے ۔ اس کے لئے میں ایک فارمولا بتاؤں گا کہ پچاس ایکڑ سے زیادہ کسی ایک بندے کو ، ایک فیملی کو حق نہ دیا جائے کہ اس سے زیادہ اپنے پاس زمین رکھ سکے اور میں دوسری سجیشن یہ دوں گا کہ پالیسی گورنمنٹ کیسی اڈاپٹ کرے اور اس سسٹم کو یا یہ لینڈ ریفارمز جو پالیسی بنائے اسے کیسے effective way میں implement کیا جا سکتا ہے ۔ سینٹرل حکومت پالیسی بنائے with the cooperation of Provincial Government اور دونوں کی cooperation سے اور identify کریں کہ کس کے پاس کتنی زمین ہے اور بالکل ایک transparent way میں عوام کو دکھایا جائے ۔ میڈیا کی مہم کے ذریعے یہ پالیسی اڈاپٹ کی جائے ۔ جس کی وجہ سے یہ مسائل پھر آہستہ آہستہ ختم

ہوتے جائیں گے ۔ اب فیوڈل لارڈز کیا کرتے ہیں ۔انہوں نے اپنی ایک منی سٹیٹ بنائی ہوئی ہوتی ہے ۔ یہ پاکستان کے لاء اینڈ آرڈر کے بالکل خلاف جاتے ہیں ۔ کوئی بیوروکریٹ آفیسر آتا ہے تو ان کی رکمینڈیشنز سے آتا ہے اور ان کی پالیسی اور ان کی اجازت کے بغیر کسی بندے پر کوئی ایکشن نہیں لے سکتا ۔ تو لاء اینڈ آرڈر سچویشن میں فیوڈل لارڈز بہت ہی disturbance پیدا کرتے ہیں۔ یہ جو میں نے policies suggest کی ہیں اگر انشاء اللہ ان پر عمل کیا جائے تو ہم اپنی سوسائٹی کو اپ ڈیٹ کر سکتے ہیں اور پولیٹیکل سسٹم اور سوشل سسٹم کو اپ ڈیٹ کر کے ہم ملا سکتے ہیں اور ہمارا سسٹم انشاء اللہ پھر کامیاب چلے گا ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، آنریبل ممبرز اس وقت ہمارے ٹائم کی شدید کمی ہے ۔ ہمارے پاس صرف تیس سے چالیس منٹ کا وقت ہے اور پندرہ ایسے ممبرز ہیں جنہوں نے اس ریزولیوشن کے اوپر گفتگو کرنی ہے ۔ لہذا میں ہر ایک ممبر سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ دو سے تین منٹ کے اندر اندر اپنی بات کو conclude کرنے کی کوشش کریں ۔بہت بہت شکریہ ۔ اب میں مسٹر جمال منیر جان سے گزارش کروں گا ۔

جناب جمال منیر جان ، شکریہ جناب سپیکر ۔ دیکھیں جی پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے ۔ ہم نے برطانوی راج سے اسلام کے نام پر آزادی حاصل کی ہے ۔ ہندوؤں نے آزادی حاصل کی ، ہم نے آزادی حاصل کی ۔ آزادی کے فوراً بعد نہرو صاحب اپنی زمینوں پہ اور انڈین زمینوں پہ ریفارم لائے ۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ فیوڈل سسٹم ہمارے ہاں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے ۔ ہم بنیادی طور پر اسلام کی روح کو سمجھ نہیں سکے۔

(فالوڈ بائی 2afeb03)۔